# حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## بچاؤ کا راستہ

سورۃ القصص کی آیت ۵۶ میں اللہ ربّ العزت کا ارشاد ہے: ''تم جس کو چاہو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے''۔ سورۃ یوسف کی آیت ۱۰۳ میں فرمایا: ''اور خواہ تم کتنا ہی چاہو اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں''۔ اسی طرح سورۃ النحل کی آیت ۳۷ میں ارشاد ہوا: ''اگر تم ان (معاندینِ حق) کی ہدایت کے متمنی ہو تو جان رکھو کہ اللہ راہیاب نہیں کرتا اُن لوگوں کو جن کو وہ گمراہ کر دیتا ہے (یعنی جو گمراہی کو اپنے حق میں قبول کر لیں تو پھر اللہ بھی ان کی گمراہی پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے) اور ایسوں کا کوئی مددگار نہیں''۔

حق کی حمیت میں بعض اوقات داعیانِ حق ایسی راہوں کا انتخاب کر لیتے ہیں جو نہ تو خارجی ظروف واحوال کی مناسبت سے محمود ہوتی ہیں اور نہ ہی احقاقِ حق کی ذمہ داری کی نسبت سے مطلوب ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس بات کا خیال نہیں رہتا کہ داعیِ حق کو اس کے داعیانہ کردار کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے دعوت وتبلیغ اور ترغیب وتشویق سے زیادہ کسی چیز کا اختیار نہیں بخشا۔ حتیٰ کہ انبیاء ورُسل کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کے دل میں زبردستی ہدایت ڈال دیں۔ ہدایت یا گمراہی کو اختیار کرنا انسان کی اپنی پسند اور اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق وتیسیر پر منحصر ہے۔ متذکرہ بالا آیات دراصل اسی نوع کی فکری ہدایت پر مشتمل ہیں۔

انہی مبادیات کی روشنی میں جملہ انبیاء ورُسل بشمول خاتم المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ ﴿قُمْ فَاَنْذِرْ﴾ سے لے کر ﴿كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ ......﴾ اور ﴿وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے رہے اور اُمت کے لیے انفرادی اور اجتماعی گوشوں میں اسوۂ حسنہ کی صورت میں ایسے بیش قیمت سنگ ہائے میل متعین کرتے رہے جن سے صرفِ نظر ممکن نہیں۔

(باقی صفحہ 26 پر)